روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | سوموار ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۴ نبوت ۱۳۷۰ہش، ۴ نومبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت ہی عزیز چیز

"سب سے زیادہ اہمیت اس بات کی ہے کہ ان واقفین نو کو بچپن ہی سے متقی بنائیں اور ان کے ماحول کو پاک اور صاف رکھیں ..... ان پر اس طرح پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جارہا ہو"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو خدائے تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آدابِ خدمتگاران میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصّہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا طیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمالِ ادب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طرق ہیں جو خدائے تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں۔ اور جسم کو باطنی طریق سے حصّہ دینے کی خاطر اُن کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقّال کی طرح نقلیں اتاری جائیں اور اسے ایک بارِ گراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتلاؤ اس میں کیا لذّت اور حظّ آسکتا ہے۔ اور جب تک لذّت اور سُرور نہ آئے اُس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ رُوح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہوکر آستانۂ الوہیّت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے رُوح بھی بولے۔ اس وقت ایک سُرور اور نُور اور تسکین حاصل ہوجاتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹)

خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بڑے تفصیلی حکم دے دیئے۔ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، زخم کے بدلے اس قسم کی سزا اس کو ہوجائے۔ تفصیلی، معین احکام بیان کر دیئے ہیں۔ معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کے لئے اور امن کو قائم کرنے کے لئے (اور جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا) پہلے تفصیل بیان کی حکم کی۔ پھر اصول بیان کیا کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے (پس وہی لوگ ظالم ہیں) ان کی زندگی ویسی بن جائے گی جیسی قرآن کریم کے مطابق ظالموں کی زندگی ہوا کرتی ہے۔ ظلم کے معنے ہیں کہ جس جگہ کوئی چیز ہونی چاہیئے وہاں نہ رکھنا اس کو جس کا حق ہے وہ لے لینا۔ جو طاقت ایٹم میں رکھی انسانیت کی بھلائی کے لئے انسان کی ہلاکت کے لئے اسے استعمال کرنا۔ تو جب بھی تم احکام الٰہی کو توڑو گے تمہاری زندگی ظالم اور مظلوم والی بن جائیگی (تو وہی لوگ ظالم ہیں) تو جہاں ظالم ہے وہاں مظلوم بھی تو ہے۔ کسی ظالم نے کسی پہ ظلم بھی کیا ہے نا۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والے اور شکر گزار بندوں کا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک حصہ ظلم کر رہا ہوگا۔ ایک حصہ ظلم سہہ رہا ہوگا۔ اور ظلم سہنے والا حصہ جب اس کو موقعہ ملے گا وہ ظالم بن جائے گا اور ایک دوسرا حصہ ظلم سہنے والا بن جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے متعلق جو سزا قرآن کریم میں بتائی ہے وہ تو بہرحال اس کو ملنی ہے لیکن اس معاشرے میں بھی ایک گند پیدا ہوگا۔ تیسری سزا یہ بتائی کہ (ب) وہ شخص یا وہ لوگ یا وہ معاشرہ یا وہ سیاسی اقتدار یا وہ اقتصادی ازم (ISM) جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا ہے (پس وہی لوگ نافرمان ہیں)

چوتھی ان کی صفت ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ وہ فاسق ہیں اور معصیت کے کام کرنے والے ہیں۔ وہ اپنے نیک کاموں سے اپنے نفس پر (دین حق کا) حسن نہیں چڑھانے والے بلکہ گندا معاشرہ پیدا کرنے والے ہیں۔ وہ فسق و فجور میں مبتلا ہونے والے ہیں اور اگر تم خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دو گے، انہیں توڑ دو گے۔ ان پر عمل نہیں کرو گے تو ایسا معاشرہ پیدا ہو جائے گا جو فاسقوں کا معاشرہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال (الاوّل) لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ محترمہ تاحال فضل عمر ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔ معالجین وقتاً فوقتاً جو ٹیسٹ لیتے رہتے ہیں انکی بنا پر کہتے ہیں کہ مکمل شفایابی میں لمبا وقت لگے گا۔ میں اپنے بزرگوں، کرم فرماؤں اور عزیزوں سے مریضہ کی کامل اور جلد صحتیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی التجا کرتا ہوں اور سابقہ نوازشات اور دعاؤں پر خلوصِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں"۔

○ مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب شدید بیمار ہیں اور نیو جرسی (امریکہ) میں اُن کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام سے ان کی مکمل صحتیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

ولادت

○ مکرم عبدالشکور صاحب انیس (مکینیکل انجنیئر۔ جہلم) ابن مکرم میاں عبدالحیٔ صاحب سابق مربی انڈونیشیا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴، اکتوبر ۱۹۹۱ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رضوان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ر نبوت ۱۳۷۰ ہش ۴ر نومبر ۱۹۹۱ء

تقویٰ اور ابتلاء

ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو خوب سمجھتے ہیں۔ سمجھتے تو ہیں لیکن تجربہ بتاتا ہے کہ جتنا اپنے آپ کو دھوکہ دینا آسان ہے اتنا دوسروں کو نہیں۔ ہم اپنے جس پہلو کو چاہیں نظروں سے اوجھل کر لیں اور جس کو چاہیں اجاگر کر لیں۔ اور ایسا کرنے ہی سے سارا فرق پڑتا ہے۔ اور یہی بات اپنے آپ کو دھوکہ دینے کا باعث بن جاتی ہے۔ جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے وہ ہمارے متعلق وہ کچھ بھی سوچ لیتے ہیں جو انہیں نظر نہیں آتا۔ اور اس طرح دھوکہ کھانے سے بچ جاتے ہیں۔

تقویٰ کی باریک راہوں کو نہ سمجھنا بھی ہمارے لئے بعض اوقات اس بات کا سبب بن جاتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو دھوکہ دے لیں۔ ہوتا تو یہ نیک نیتی ہی سے ہے۔ یعنی ہم تقویٰ کا سہارا لیتے ہیں۔ جتنے ہیں اس سے بھی زیادہ متقی بننے کی کوشش کرتے ہیں لیکن قدم غلط سمت اٹھ جاتا ہے اور جس بات کو ہم تقویٰ کا حصہ سمجھتے رہتے ہیں وہ ہمارے نفس کا دھوکہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمیں بھی نقصان پہنچ سکتا ہے اور دوسروں کو بھی۔ اور وہ تقویٰ ہی کیا ہوا جس سے ہم بھی نقصان اٹھائیں اور دوسرے لوگ بھی۔ تقویٰ تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کے نتیجہ میں اچھے اچھے اور نیک کام کرنے کا نام ہے۔ اور یہ اچھے اور نیک کام ہمیں یا کسی اور کو کس طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یہ کام تو مفید ہی ہونے چاہئیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

> "بعض دفعہ بڑے بڑے متقی نظر آنے والے انسان خود اپنے نفس کے دھوکوں میں مبتلا ہو کر ساری جماعت کے لئے ایک ابتلاء بن جاتے ہیں اور شیطان کے لئے ایک آلۂ کار بن جاتے ہیں۔ اپنی بیوقوفی کے نتیجہ میں آنکھیں بند کرنے کے نتیجہ میں تقویٰ کی کمی کے نتیجہ میں ایسی غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔"

یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ تقویٰ کی راہیں درست ہوں تو نہ ابتلاء آتا ہے نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اس معیار کو بھی سامنے رکھا جا سکتا ہے۔

کون جانے گا میری دشواری
کون سمجھے گا مشکلات مری
جس نے پیدا کیا ہے میرا وجود
اُس کے ہاتھوں میں ہے نجات مری

ابوالاقبال ـــــ

نچھاور کر کے گویا دولتِ کون و مکاں رکھ دی
تِری چوکھٹ پہ جب مَیں نے جبیں اے میری جاں رکھ دی

زمانے بھر میں ہیں مشہور گلشن سازیاں اپنی
جہاں پہنچے جہاں ٹھہرے بِنائے گلستاں رکھ دی

محبّت سب کو دی اُس نے مگر اُس دینے والے نے
محبّت کی خلِش دل میں مرے زائد براں رکھ دی

مرے نالوں نے ہر سُو ایک محشر کر دیا برپا
ہلا کر مَیں نے بنیادِ زمین و آسماں رکھ دی

بنی وہ سرزمیں رشکِ بہارستانِ دنیا میں
جہاں سجدہ کیا مَیں نے، جبیں مَیں نے جہاں رکھ دی

رہِ اُلفت میں مَیں نے اک نئی طرحِ وفا ڈالی
مِٹا کر میں نے رسمِ ماؤ تو، سود و زیاں رکھ دی

مِرا دل بھی کبھی معمورۂ عرفان و حکمت تھا
نجانے مَیں نے یہ دولت کہاں کھو دی، کہاں رکھ دی

محبّت کی کرم فرمائیاں خورشید کیا کہئے
مِری آنکھوں میں دل رکھا، مرے دل میں زباں رکھ دی

خورشید احمد باجوہ

جس شوق سے ہم اپنے سفر پر ہیں روانہ
منزل کو پرے ہٹنے کا دیں گے نہ بہانہ

بہلائیں گے دلِ خارِ گذرگاہ سے لیکن
کم ہونے نہ دیں گے کبھی چھالوں کا خزانہ

ہم نے تو نسیم ان سے ملاقات بھی کر لی
وہ کہتے ہیں کب آئے گا ملنے کا زمانہ

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

کمیونزم اور عائلی محبت

آٹھواں نقص اس نظام میں یہ ہے کہ اس میں عائلی محبت کا سر کچل دیا گیا ہے جو آخر مضر ہوگا۔ کمیونزم میں ماں اور باپ، بہنوں اور بھائیوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں کی محبت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور بچوں کو کمیونزم کی تعلیم دینے اور مذہب سے بیگانہ کرنے کے لئے حکومت کے سپرد قرار دے دیا گیا ہے۔ ہر بچہ بجائے اس کے کہ ماں کی گود میں رہے بجائے اس کے کہ باپ کی آنکھوں کے سامنے پرورش پائے کلی طور پر گورنمنٹ کے اختیار میں چلا جاتا ہے۔ یا کم سے کم قانونی طور پر ایسا ہے۔ اس طرح ماں باپ کی محبت کا خانہ بالکل خالی کر دیا جاتا ہے۔ یہ نظام بھی ایسا ہے جو دیر تک نہیں چل سکتا۔ یا تو اس نظام کو بدلنا پڑے گا۔ یا رشیا کا انسان انسان نہ رہے گا۔ کچھ اور بن کر رہ جائے گا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کمیونزم کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ اس وقت کمیونزم کی کامیابی محض زار کے مظالم کے ڈر سے ہے۔ جب پچاس ساٹھ سال کا زمانہ گزر گیا۔ جب زار کے ظلموں کی یاد دلوں سے مٹ گئی۔ جب اس کے نقوش دھندلے پڑ گئے اگر اس وقت بھی یہ نظام کامیاب رہا تب ہم سمجھیں گے کہ کمیونزم واقعہ میں ماں باپ کی محبت اور باپ کے پیار اور بہن کی ہمدردی کو کچلنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن دنیا یاد رکھے یہ محبتیں کبھی کچلی نہیں جا سکتیں۔ ایک دن آئے گا کہ پھر یہ محبتیں اپنا رنگ لائیں گی۔ پھر دنیا میں ماں کو ماں ہونے کا حق دیا جائے گا۔ پھر باپ کو باپ ہونے کا حق دیا جائے گا۔ پھر بہن کو بہن ہونے کا حق دیا جائے گا۔ اور پھر یہ گم گشتہ محبتیں واپس آئیں گی۔ لیکن اس وقت یہ حالت ہے کہ کمیونزم انسان کو انسان نہیں بلکہ ایک مشین سمجھتا ہے۔ نہ وہ بچہ کے متعلق ماں کے جذبات کی پرواہ کرتا ہے۔ نہ وہ باپ کے جذبات کی پرواہ کرتا ہے۔ نہ وہ بہن کے جذبات کی پرواہ کرتا ہے۔ نہ وہ اور رشتہ داروں کے جذبات کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ انسان کو انسان نہیں بلکہ ایک مشینری کی حیثیت دے رہا ہے۔ مگر یہ مشینری زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ وقت آئے گا کہ انسان اس مشینری کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گا۔ اور اس نظام کو اپنے لئے قائم کرے گا جس میں عائلی جذبات کو اپنی پوری شان کے ساتھ برقرار رکھا جائے۔

دماغی قابلیت کی بے قدری

نواں نقص اس نظام میں یہ ہے کہ اس میں دماغ کی قدر نہیں۔ اس لئے مجبوراً اعلیٰ دماغ کے لوگ روس میں سے باہر نکلیں گے اور اپنی دماغی ایجادات کی قیمت دنیا سے طلب کریں گے۔ بالشوزم کے نزدیک ہاتھ کا کام اصل کام ہے۔ یہ دماغی قابلیتوں کو ہاتھ کے کام کے بغیر بیکار محض قرار دیتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہاتھ کا کام بھی کام ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دماغی کام بھی اپنی ذات میں بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور پھر فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنی خدمات کا صلہ چاہتی ہے۔ جب کمیونسٹ گورنمنٹ دماغی قابلیتوں کی قدر نہیں کرے گی تو فطرت کا مقابلہ زیادہ دیر تک نہیں ہو سکے گا۔ یا تو کمیونسٹ نظام خود اپنے اندر تبدیلی کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور دوسرے نظاموں کی صف میں آکر کھڑا ہو جائے گا۔ اور اپنے فلسفہ کو ترک کرنے پر مجبور ہوگا۔ یا پھر اعلیٰ دماغ رکھنے والے لوگ باہر نکلیں گے اور غیر ممالک میں اپنی ایجادات کو رجسٹر کرا کے ان سے فائدہ اٹھائیں گے مگر روس ان کی دماغی قابلیتوں کے فوائد سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جائے گا۔ اس وقت روسی گورنمنٹ سختی سے لوگوں کو باہر جانے سے روکے ہوئے ہے۔ مگر جب آپس میں میل جول شروع ہوا اور اس جنگ کے نتیجے میں ایک حد تک ایسا ضرور ہوگا تو روسی موجد باہر نکلیں گے اور غیر ممالک میں دوسرے موجدوں کی حالت کو دیکھ کر خود بھی کمپنیاں قائم کر کے اپنی ایجادات سے نفع اٹھانا شروع کر دیں گے۔ جیسے جرمنی نے جب یہودیوں پر مظالم شروع کئے تو یہودی جرمنی میں سے نکل کر امریکہ چلے گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی چیزیں اور وہی دوائیں جو پہلے جرمنی میں تیار ہوا کرتی تھیں اب امریکہ میں تیار ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ بڑے بڑے کارخانے امریکہ میں ان یہودیوں نے کھول رکھے ہیں اور ان سے خود بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور امریکہ کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کارخانے پہلے جرمنی میں تھے۔ جب ان کے حقوق کو دبایا گیا تو وہ انگلستان اور امریکہ میں چلے گئے۔ اسی طرح روس میں جب بھی ڈھیل ہوئی اور لوگوں کو آمد و رفت کی آزادی ملی وہاں کے موجد باہر نکلیں گے اور غیر ممالک میں بس کر اپنی دماغی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیں گے۔ یا پھر بیرونی ملکوں سے میل جول کے بند ہونے کی وجہ سے روسی دماغ میں کمزوری آنی شروع ہو جائے گی۔ اور آخر وہ ایک کھڑے پانی کے سیلاب کی طرح سڑ کر رہ جائیں گے

روسی صنعت میں تنزل کا خطرہ

دسواں نقص کمیونسٹ نظام میں یہ ہے کہ چونکہ اس وقت کھانا اور کپڑا وغیرہ حکومت کے سپرد ہے اور صنعت و حرفت بھی اس کے سپرد ہے اور امپورٹ (IMPORT) اور ایکسپورٹ (EXPORT) بھی اس کے قبضے میں ہیں اور جس ملک میں وہ قائم ہوئی ہے وہ صنعت میں بہت پیچھے تھا۔ اس لئے فوراً حقیقی نتائج معلوم نہیں۔ مگر عقلاً یہ عمل ظاہر ہے کہ جب تک صرف اس قدر صنعت وہاں ہے کہ ملک کی ضرورت کو پورا کرے، کام کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ جس قیمت پر بھی چیز بنے بنتی جائے گی اور ملک میں کھپتی جائے گی۔ اس کے مہنگا ہونے کا علم نہیں ہوگا۔ جب تک وہاں کے کارخانے صرف روسیوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اس وقت تک یہ پتہ نہیں لگ سکتا کہ کارخانے نفع پر چل رہے ہیں یا نقصان کی طرف جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ جس قیمت پر بھی کوئی چیز تیار ہوتی ہے وہ ملک میں کھپ جاتی ہے مگر ایک وقت آئے گا کہ صنعت ملک کی ضرورت سے زیادہ بڑھنے لگے گی۔ اگر اس وقت صنعت کو روکا گیا تو اس میں تنزل شروع ہو جائے گا۔ اگر بڑھنے دیا گیا تو اس صورت میں یہ امر لازمی ہوگا کہ روسی صنعت کی اشیاء دوسرے ملکوں کو بھجوائی جائیں۔ تب یہ بھی ضروری ہوگا کہ روسی صنعت کی اشیاء کی وہی قیمت مقرر کی جائے جن پر وہ باہر کی منڈیوں میں فروخت ہو سکیں۔ اگر اس مجبوری کے تحت روسی پیداوار کو اس کی لاگت سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا تو گویا روسی صناع غیر ملکیوں کا غلام بن جائے گا کہ رات دن محنت کر کے لاگت سے کم قیمت پر انہیں اشیاء مہیا کرے گا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو لازماً ملک کی صنعت ایک حد تک ترقی کر کے رک جائے گی یا پھر روس کو امپیریلزم کا طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ یعنی دوسرے ملکوں کو قبضہ میں لا کر ان پر اپنی مصنوعات ٹھونسنی پڑیں گی۔ اور اس طرح خود اپنے ہاتھ سے روس اپنی آزادی کے دعووں کو دفن کر دے گا۔ غرض اس وقت مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے کم سے کم قیمت پر مال پیدا کرنے کی روح سخت کمزور ہے اور آئندہ اور بھی کمزور ہوتی جائے گی اس وقت اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک غریب عورت دن میں پانچ سیر دانے پیس لیتی ہے اور گھر والے خوش ہو جاتے ہیں کہ اس نے خوب کام کیا ہے اور وہی آٹا رات کو پکا کر کھا لیتے ہیں لیکن جب باہر جا کر مزدوری کرتی ہے تب اسے پتہ لگتا ہے کہ میں نے کتنا کام کیا ہے۔ اور کتنا کام مجھے کرنا چاہیئے تھا کیونکہ پانچ سیر دانوں کی پسائی کے مقابل پر باہر مزدوری اسے بہت زیادہ ملتی ہے۔ اسی طرح جب تک روسی اپنی اپنی تیار کردہ اشیاء اپنے گھر میں استعمال کرتے رہیں گے یہ صحیح طور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ روس تجارتی طور پر بڑھ رہا ہے یا گھٹ رہا ہے۔ اس وقت بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ روس اقتصادی طور پر کامیاب ہو رہا ہے لیکن جب اس کی صنعت بڑھے گی اور اس وقت اس کا بھانڈہ پھوٹ جائے گا اور اقتصادی طور پر وہ گر جائے گا۔ لیکن اگر کامیاب ہو گیا تو اس کا ایک اور خطرناک نتیجہ نکلے گا جو ذیل کے ہیڈنگ کے نیچے بیان کیا گیا ہے۔

کمیونزم کے نظام میں عالمگیر نتیجہ کا فقدان

گیارھواں نقص کمیونزم کے نظام میں یہ ہے کہ اس کی بنیاد صرف ملکی ہمدردی پر ہے۔ عالمگیر ہمدردی کا اصل اس میں نہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر روسی کمیونزم نظام صنعتی ترقی میں کامیاب ہو گیا تو مجبور ہوگا کہ ایک زبردست (CAPITALIST) نظام جو پہلے نظام سے بھی بڑا ہوا اور دنیا کے لئے پہلے نظام سے بہت زیادہ خطرناک ہو قائم کرے میں حیران ہوں کہ اتنے اہم سوال کی موجودگی میں ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ کمیونزم کی حمایت کس بناء پر کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ روس نے اجتماعی سرمایہ داری کو ایک عظیم الشان شکل میں پیش کیا ہے۔ اور اس سے دنیا کو آخر بہت نقصان پہنچے گا۔ روس میں اور دوسرے ممالک میں جو کمیونسٹ ہیں وہ اس بات پر خوش ہیں کہ کمیونزم نے ہر شخص کی روٹی اور کپڑے کا انتظام کر دیا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک روٹی کپڑے کا سوال ہے ہم بھی خوش ہیں کہ لوگوں کی اس

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتحاد اور ربطِ باہمی

اس کار خانہ میں ـــــــ

اتحاد کی وجہ سے قائم اور برقرار ہے دنیا میں دو قسم کی اشیاء موجود ہیں۔ مفرد اور مرکب۔ جب مفرد اشیاء خاص تناسب سے باہم مربوط کر دی جائیں تو ان کے ملاپ سے ایک نئی چیز بن جاتی ہے۔ جو نوعِ انسان کے لئے ہر طرح سے مفید ہوتی ہے۔ مثلاً جس مکان میں ہم رہتے ہیں اینٹ گارے اور شہتیروں وغیرہ کے متحد ہونے سے معرضِ وجود میں آیا ہے۔ اور ان بظاہر بے فائدہ نظر آنے والی اشیاء کے اتحاد سے ایک ایسا خوبصورت مکان بن گیا جو ہمیں آرام وسکون اور احساس تحفظ دیتا ہے۔

آپ اپنے گردوپیش کی کسی چیز پر نظر ڈال لیں۔ آپ کو اس میں اتفاق و اتحاد کا کرشمہ اور اسکے فوائد کی لامتناہی فہرست ہی نظر آئے گی۔ آپ نے جو لباس زیب تن کر رکھا ہے۔ یہ بھی باریک باریک تاروں کے اتحاد اور ربطِ باہمی ہی سے تیار ہوا ہے۔ اگر یہ تار علیحدہ علیحدہ ہوں تو ان کی اہمیت ایک مشتِ غبار سے زیادہ نہیں۔ مگر جب یکجا ہوئے تو ایک ایسے لباس کی شکل میں ظاہر ہوئے جو مضبوط بھی ہے اور خوبصورت بھی۔ اس کی وجہ سے انسان کی شخصیت میں وجاہت اور رعب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی لباس تہذیب کا نشان ہے۔

اسی اتحاد کی اہمیت قومی زندگی میں بھی ظاہر ہے۔ جب تک افراد میں اختلاف رہتا ہے اسوقت تک وہ کوئی ایسی قوم نہیں بن سکتے جس پر تاریخ ناز کر سکے کسی ایک فرد کی تنہا کوئی حیثیت نہیں۔ اسکی زندگی ربطِ ملت سے ہے۔ قطرے جب باہم ملتے ہیں تو بحرِ بےکراں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ دانہ دانہ مل کر انبار ہو جاتا ہے ذرہ ذرہ مل کر زمین کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اکیلا فرد بہر حال اکیلا ہے۔ لیکن جب ربطِ باہمی سے ایک قوم بن جاتی ہے۔ جس میں ان کا ایک ایسا نظام مرتب ہو جاتا ہے۔ جس میں اتحاد و اتفاق اور جاں نثاری جیسی خوبیاں موجود ہوں تو بوجہ افراد کے اس اتحاد کے وہ ناممکن سے ناممکن کام کو آسانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ وہ قوم ایک ایسی دیوار بن جاتی ہے۔ جسے گرایا نہیں جا سکتا۔ لیکن جب ان کے درمیان اختلافات جڑ پکڑنے لگیں اور ان کے درمیان نفرت اور حقارت کی دیوار کھڑی ہو جائے تو ایسی قوم پارہ پارہ ہو جایا کرتی ہے۔ قرآن کریم کئی مقامات پر اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو بیان فرماتا ہے۔ اور اختلافات اور لڑائی جھگڑے کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ایک مقام پر فرماتا ہے " اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو" ایک اور جگہ نفاق کے نتائج سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے " باہمی جھگڑوں سے بچو اگر جھگڑو گے تو پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (رعب جاتا رہے گا) اتفاق کی برکت اور نفاق کی وجہ سے آنے والی تباہی کی واضح مثال قرونِ اولیٰ کے لوگ ہیں۔ جب تک وہ متحد تھے اور آپس میں بھائیوں کی طرح مربوط تھے۔ انہوں نے جنگ بدر جیسے کفر و باطل کے معرکوں میں بھی آسانی سے کامیابی حاصل کی۔ لیکن جب ان میں اختلافات بڑھ گئے اور فرقہ بندیاں شروع ہو گئیں۔ تو خدا کے عذاب نے انہیں چنگیز خان اور ہلاکو خان کی شکل میں آلیا۔ بغداد کی تباہی اسی واقعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آج کے دور میں بھی اتحاد کی بڑی اہمیت اور ضرورت ہے۔ غیر متحد ہو کر دینِ حق کو مٹانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی متحد ہو کر ان طاقتوں کا مقابلہ کریں۔ ہم جس پاک مذہب کے نام لیوا ہیں۔ اس کی پاکیزہ تعلیم اپنے اندر اتحاد اور ربط باہمی کے ایسے اصول لئے ہوئے ہے جن پر عمل کرنے سے قومیں سرفراز ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے " ایمان لانے والے آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نیز فرمایا " جو جماعت سے الگ ہوا وہ تباہ ہوا" کوئی بھی جمعیت اسی وقت تک موثر ہوتی ہے۔ جب تک اس میں ربط باہمی قائم رہتا ہے۔ جو بکری ریوڑ سے الگ ہو جائے وہ بھیڑیوں کی خوراک بن جاتی ہے۔ ہمارے لئے بحیثیتِ شہری بھی اتحاد، اتفاق کی بہت ضرورت ہے۔ وطن عزیز اس وقت تک مضبوط نہیں بن سکتا۔ جب تک ہم اپنے اختلافات کو مٹا کر ایک نہ ہو جائیں۔ ایک کہانی بار ہا سنی اور پڑھی ہے۔ اسمیں اتحاد کا ایک دلآویز سبق دیا گیا ہے۔ اور اسکے فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہانی یہ ہے کہ کسی جنگل میں دو بیل رہا کرتے تھے۔ ان کی آپس میں دوستی تھی اور اپنی اسی دوستی کی بدولت انہوں نے کئی بار حملہ آور ہونے والے شیر کو بھی مار بھگایا تھا۔ وہیں ایک لومڑی بھی رہتی تھی۔ اسے انکی یہ دوستی اور اتفاق بہت ناگوار گذرا اسکے علاوہ لومڑی کو تو ویسے ہی مکار جانور کہا جاتا ہے۔ اس نے دونوں میں پھوٹ ڈلوا دی اب کے جو شیر حملہ آور ہوا تو کوئی بیل دوسرے کو بچانے کے لئے آگے نہ بڑھا۔ نتیجۃً دونوں نے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو لئے۔ اس میں اتحاد کا یہی فائدہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک ہم متحد ہیں کوئی ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جب ہم متحد ہو جائیں گے تو مخالفین کے تمام منصوبے ہمارے اتحاد اور وحدت کے سامنے مجسم یاس ہو جائیں گے۔ غیروں کو میلی نظر سے دیکھنے کی جرأت اسی وقت ہوتی ہے۔ جب وہ اندرونی اختلافات کو دیکھتے ہیں۔ ہمیں یہ حقیقت ہر منزل اور ہر مرحلہ پر پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ جو قومیں متحد نہیں رہتیں وہ حرفِ غلط کی طرح اس دنیا کے پردے سے مٹ جاتی ہیں۔ افراد کا اختلاف قومی تباہی کا پیغام ہے اسلام کا سیلاب جب عرب کے ریگستان سے اٹھا تھا تو عربوں کا دامن مادی وسائل سے بالکل خالی تھا۔ مگر وہ ایک مقصدِ عظیم کے لئے ایک مرکز پر جمع ہو گئے۔ ان کے باہمی اختلافات مٹ گئے تھے۔ اسلئے اتحاد باہمی کی برکت سے وہ ایک عالم پر چھا گئے تھے۔ اور ان کے حضور جگلاہوں کی اکڑی گردنیں فرطِ ادب سے جھک گئی تھیں اللہ تعالیٰ اتحاد و اتفاق اور محبت باہمی کو ہمارے درمیان ہمیشہ قائم رکھے۔

بقیہ: صد ۳ سے آگے

ضرورت کو پورا کیا گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس عظیم الشان خطرے کو اسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو ایک نئے کیپیٹل سسٹم کی صورت میں دنیا کے سامنے آنے والا ہے۔ روس کا دعویٰ ہے کہ اس نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۷ء تک اپنے ملک کی صنعتی پیداوار کو ۶۲۵ فیصدی بڑھا دیا ہے۔ یعنی پہلے اگر ایک ارب تھی تو اب ۶ ارب ۲۵ کروڑ ہے۔ پہلے اگر سو موٹر روس میں بنتا تھا تو اب ۶۲۵ موٹر بنتا ہے۔ یا پہلے اس کے کارخانوں میں اگر ایک لاکھ تھان کپڑے کا تیار ہوا کرتا تھا تو اب ۶ لاکھ ۲۵ ہزار تھان بنتا ہے۔ یہ ترقی واقعہ میں ایسی ہے جو قابل تعریف ہے۔ روسی کمیونزم کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۷ء تک دس بلین روبل سے صنعتی سرمایہ ۷۵ بلین روبلز تک بڑھ گیا ہے۔ در روبل کی موجودہ قیمت بہت ہے گویا اس عرصہ میں اس نے ساڑھے سات گنا اپنا سرمایہ بڑھا لیا ہے۔ اور سوا چھ گنا اس نے اپنی صنعتی پیداوار کو بڑھا لیا ہے اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ صرف ۱۹۳۷ء میں اس نے اپنی ملکی آمد کا ½ حصہ کارخانوں کی ترقی پر لگایا ہے یہ بھی بڑی شاندار ترقی ہے۔ مگر ایک بات پر غور کرنا چاہیئے۔ کیا روس بغیر دوسرے ملکوں سے تجارتی لین دین کرنے کے ہمیشہ کے لئے ایک بند دروازہ کی پالیسی پر عمل کر کے اس ترقی کی رفتار کو جاری رکھ سکتا ہے۔ اس وقت تو صورت یہ ہے کہ روس نہ بیرونی ملکوں کو اپنی بنی ہوئی چیزیں بھیجتا ہے اور نہ باہر سے کوئی چیز لیتا ہے۔ وہ اگر باہر سے کوئی چیز منگواتا ہے تو صرف اتنی جس سے اس کے کارخانوں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ گویا روس کی مثال اس وقت ایسی ہی ہے جیسے ہندوستان کا کسان اپنی زمین پر گزارہ کرتا ہے اس کے کچھ حصہ سے گڑ پیدا کر لیتا ہے کچھ حصہ سے ماش پیدا کر لیتا ہے کچھ حصہ سے چاول پیدا کر لیتا ہے کچھ حصہ سے تل پیدا کر لیتا ہے کچھ حصہ سے گندم پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس طرح اپنی زندگی کے دن گذارتا رہتا ہے۔ مگر یہ صورت حالات تمدن کے ہر درجہ میں قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر یہ صورت تمدن کے ہر درجہ میں جاری رہ سکتی تو وہ جھگڑے جو آج دنیا کے تمام ممالک میں نظر آرہے ہیں اور جن کی وجہ سے عالمگیر جنگوں تک نوبت آچکی ہے۔ کیوں پیدا ہوتے۔ بہر حال یہ صورت متمدن ممالک میں قائم نہیں رہ سکتی۔

حضرت امام جماعت الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کے ایک لیکچر کا اقتباس۔ یہ لیکچر آپ نے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل ۳۲ ڈیوس روڈ لاہور میں مسٹر رامچندر منچندا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کی صدارت میں دیا تھا)

اپنے بچوں کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیکل سلیمانی سے حرم شریف تک

دنیا کے تین عظیم سامی مذاہب۔ یہودیت ،مسیحیت اور اسلام کے لئے ۳۵ ایکڑ زمین کے اس بلند ٹیلے کی جذباتی اہمیت ہے جو پرانے یروشلم (بیت المقدس) کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ توریت کی روایت کے بموجب ——— یہ کوہ ماریہ کی وہ سطح مرتفع ہے۔ جس پر سلیمان علیہ السلام نے ہیکل سلیمانی تعمیر کیا تھا۔ اب اس ۳۵ ایکڑ زمین کو حرم شریف کی چہار دیواری کے اندر "قبۃ الصخرہ" اور "مسجد اقصیٰ" ہیں۔ اور قریب ہی ایک ڈھلوان میں ہیکل سلیمانی کا وہ حصہ ہے جس کی شہرت "دیوار گریہ" کے نام سے ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس مقام کی اہمیت یہ ہے کہ یہ ان کا قبلہ اول ہے اور معراج کے آسمانی سفر کی یادگار بھی۔ یہودیوں کی روایت ہے کہ جب ان کو نجات دلانے کے لئے مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے تو اس جگہ "ہیکل سلیمانی" پھر تعمیر ہوگا۔

دنیا کے مختلف گوشوں میں بکھرے ہوئے آل اسرائیل کو یروشلم اور فلسطین میں لائیں گے کیونکہ آل اسرائیل کی بربادی اور ہیکل سلیمانی کی بربادی میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔"

ماریہ پر پہلی عبادت گاہ

جبل ماریہ پر پہلی عبادت گاہ بنانے کا ارادہ داؤد علیہ السلام نے کیا۔ انہوں نے توریت کی روایات کے مطابق ایک لاکھ ٹیلنٹ سونا۔ تانبا اور پیتل جمع کیا تھا (ٹیلنٹ سوا من کے قریب ہوتا ہے) وصیت کے مطابق سلیمان علیہ السلام نے اپنی حکمرانی کے چوتھے برس میں ہیکل کی تعمیر شروع کی ۔ اس کی تعمیر میں ایک لاکھ تراسی ہزار افراد لگائے گئے تھے ان میں ایک لاکھ ۵۳ ہزار کنعانی مزدور تھے بقیہ ۳۰ ہزار یہودی تھے۔ ساڑھے سات برس کی دن رات کی محنت کے بعد "ہیکل سلیمانی" بن کر تیار ہوا۔

یہ بنی اسرائیل کی مرکزی عبادت گاہ تھی۔ یہ عمارت ۴۲۳ برس قائم رہی سب سے پہلے اسی کو مصر کے فرعون شیشک نے برباد کیا۔ پھر مسلسل اس کی بے حرمتی ہوتی رہی اور آخر "بخت نصر" نے ہیکل کو مسمار کر ڈالا اور یہودیوں کو اپنے ساتھ زبردستی بابل لے گیا۔ عبرانی پیغمبروں نے ہیکل کی بے حرمتی اور تباہی اور بابل میں اسیری کی ذلتوں پر بڑا ماتم کیا ہے۔

وہ اس عذاب الٰہی کو یہودیوں کی گنہگاریوں سے منسوب کر کے ان کو ٹوکا کرتے تھے اور یروشلم پر نوحہ کرتے تھے۔

یروشلم کی واپسی

پھر سائرس اعظم نے بابل کی سلطنت کو اکھاڑ پھینکا اور یہودیوں کو اجازت دی کہ وہ یروشلم واپس آجائیں اور ہیکل کی پھر تعمیر کرلیں۔ عراق میں خالو دریا کے کنارے اسیری و جلاوطنی کی سزا بھگتنے والے یہودی واپس آ گئے اور ۲۰ برس بعد ۵۱۵ قبل مسیح میں ہیکل دوسری بار بن کر تیار ہوا۔ لیکن یہ اس کی نقل ہونے کے باوجود ایک طرف اس شان و شوکت سے محروم تھا۔ جو پہلے ہیکل میں تھی۔ دوسرے اس کے اندر عبرانی پیغمبروں کی وہ نشانیاں بھی نہ تھیں جن کی وجہ سے ہیکل سلیمانی کے کاہنوں کو آنے والے واقعات کی پیش گوئیاں کرنے کی قوت حاصل ہوتی تھی۔ اس کے باوجود یہ پانچ سو سال تک فلسطین میں رہنے والے یہودیوں کی مرکزیت کا نشان رہا۔

دنیا بھر میں یہودی جہاں بھی تھے اس کو اپنا قبلہ قرار دیتے تھے۔

عمارت کی قدامت اور خستگی کو دیکھ کر فلسطین کے رومی گورنر ہیرود اعظم نے ہیکل کی تعمیر نو کا ارادہ کیا۔ وہ اس طرح اپنی رعیت کا دل خوش کرنے کے علاوہ ایشیا میں شہرت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ہیرود اعظم نے مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے ۲۰ برس پہلے اس کی تعمیر شروع کی اور ۱½ برس میں مکمل کردی۔ اس نے نقشہ میں بھی کافی ترمیم کی اور ہیکل کو سیاست و عدالت کے دنیاوی امور رومی قانون کے مطابق طے کرنے کا مرکز بنا دیا۔ ہیرود کا ہیکل سنگ مرمر کی دل کش عمارت تھی جس کی پیش گاہ سنہری تھی لیکن یہ ہیکل کی آخری بہار تھی۔ ہیرود اعظم کی موت کے کچھ عرصہ بعد رومی حاکموں کی سختی سے تنگ آکر یہودیوں نے بغاوت کر دی۔ رومی لشکر نے یروشلم کا محاصرہ کر لیا۔ جو تین برس تک جاری رہا۔ اس مدت میں لڑائی سے بھوک اور پیاس کی وجہ سے شہریوں کا شدید نقصان ہوا۔ آخر یہ نقصان دس لاکھ افراد کی موت، یروشلم اور یہودیوں کی تباہی پر ختم ہوا۔ رومیوں نے یروشلم میں گھس کر قتل عام کیا اور ہیکل کو مسمار کر ڈالا۔

تیسرے ہیکل کی بربادی کا یہ سانحہ جمعہ کے دن اگست کی ۹ تاریخ کو پہلی صدی عیسوی کے ۷۰ ویں سال میں پیش آیا تھا۔

دیوار گریہ

ہیکل سلیمانی کی مسماری کے بعد اس کی ایک دیوار کو رومیوں نے اس لئے باقی رہنے دیا کہ یہودیوں کو اس کی تباہی کی یاد دلانے والی کوئی چیز باقی نہ رہے۔ یہودی اس دیوار کے سامنے آ کر یروشلم کی بربادی اور ہیکل کی تباہی پر روتے تھے۔ پھر بازنطینی بادشاہوں نے اس کی بھی ممانعت کر دی اور دیوار گریہ کو کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ بنا دیا گیا۔

ترکی کے سلیمان سلیم نے یہ کوڑا کرکٹ ہٹوا کر "دیوار گریہ" نکالی اور یہودیوں کو اس کے سامنے رونے کی اجازت دے دی۔ اس وقت ہیکل سلیمانی کی یادگار کا جو حصہ "دیوار گریہ" کہلاتا ہے وہ ۵۲ فٹ لمبا اور ۵۹ فٹ اونچا ہے دیوار گریہ ۱۵ فٹ لمبے اور تین سے چار فٹ اونچے چونے کے پتھروں کی بنی ہوئی ہے۔

ہیکل سلیمانی کے نیچے بڑے بڑے غاروں میں پانی جمع کرنے کے حوض تھے ان میں سرنگوں کے ذریعہ شہر کے باہر سے چشموں کا پانی آتا تھا۔ آثار قدیمہ کے ماہروں نے ایسے بہت سے غاروں کا پتہ لگایا ہے۔ اسرائیلی حکومت کے ماہر بھی ہیکل کی بنیادیں تلاش کرنے کے لئے کھدائی کر رہے ہیں جس سے حرم شریف کی موجودہ عمارت کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

حرم شریف کے اندر

۳۵ ایکڑ کی اس زمین پر ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں عبدالملک بن مروان نے حرم شریف کی تعمیر شروع کی مسلمانوں کے قبلہ اول اور معراج نبوی کی یادگار کی حیثیت سے عبدالملک نے "قبۃ الصخرہ" کو بنانے میں اپنی عظیم الشان سلطنت کے خزانوں کا منہ کھول دیا۔ اس نے "قبۃ الصخرہ" کے لئے "قسطنطنیہ" کے معمار بلائے اپنے سب سے زرخیز صوبے مصر کے خراج کے برابر رقم تعمیر کے لئے وقف کر دی۔ یہ اسلام کی پہلی صدی میں پہلی عمارت تھی جس کے بنانے میں قیمتی پتھروں کا استعمال ہوا۔ اور جس کی زیب و زینت دمشق کی جامع اموی سے ٹکر لیتی تھی۔

صلیبی جنگوں کے زمانہ میں جب کروسیڈز نے یروشلم پر قبضہ کیا تو وہ اس کو پرانا "ہیکل سلیمانی" ہی سمجھے اور انہوں نے اس کو "کلیسیا" کی شکل میں بدل دیا۔

۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین نے بیت المقدس فتح کیا تو حرم شریف کے "قبۃ الصخرہ" کی مرمت ترکی کے سلطان سلیمان عالی شان نے ۱۵۶۱ میں کرائی۔

"قبۃ الصخرہ" کے گنبد کا اندرونی قطر ۵۰ فٹ ہے یہ ۹۶ فٹ بلند ہے اندرونی آرائش عرب اسلامی فنکاری کی بہترین روایتوں کی یاد تازہ کرتی ہے۔ "قبۃ الصخرہ" کے اندر ایک غار نما تہہ خانہ ہے۔ جہاں کہا جاتا ہے کہ

داؤدؑ و سلیمانؑ۔ الیاسؑ اور ابراہیم علیہ السلام نے عبادت کی تھی۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۳۱ اگست ۹۱ء)

حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر قریشی احسان اللہ ہاشمی

محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ

ہماری پیاری "امی جی" ہم سے ۴ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک ایک طویل علالت کے بعد ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہوگئیں۔ ہم واقعی اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

یہاں میں لفظ والدہ بھی لکھ سکتا تھا۔ مگر امی جی کو چھوٹے بڑے سب امّی جی ہی کہتے اور یہ اُن کو پسند بھی بہت تھا۔ ان کا پورا نام رشیدہ خاتون ہے۔ اور ولادت ۱۹۱۹ء ہے۔ میرے والدین کی شادی چھوٹی عمر میں ہی ہو گئی۔ میرے والد اس وقت میٹرک کے طالب علم تھے۔ اور امی جی شائد پانچویں یا چھٹی جماعت میں تھیں۔ اپنی بچپن کی شادی کا کبھی کبھار تذکرہ کرتیں اور خود ہی شرما جاتیں کہ مجھے تو علم ہی نہیں تھا کہ یہ سب مہمان میری شادی پر آئے ہیں۔

ان کی پیاری شخصیت پر لکھنا جہاں میرے لئے باعث سعادت ہے وہاں مشکل بھی کہ ان کی شخصیت کے چند پہلو ان کی وفات کے بعد نمایاں ہو رہے ہیں۔

میں نے اپنے بچپن کی یادوں میں صبح کا وقت یاد کروں تو جو منظر میری نظر میں آتا ہے کچھ یوں ہے کہ علی الصبح اباجی مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب جب نماز فجر کیلئے قریبی بیت النصرت میں چلے جاتے۔ انکے جاتے ہی امی بھی باقاعدہ نماز فجر کے بعد دھیمے لہجے میں قرآن پاک کی تلاوت کرتیں۔ نیز مجھے اٹھاتیں کہ جاؤ بیت النصرت میں جاؤ جو بات بتلانی مقصود ہے کہ روزمرّہ کے باورچی خانے کے کاموں کے دوران ہمیشہ ان کی زبان پر حضرت اقدس کا کلام

؎ اے خدا اے کارساز و عیب پوش کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

خدا نے ان کو بہت اچھا لحن دیا تھا۔ وہ اس دعائیہ نظم کے منتخب اشعار ہمیشہ دھیمی لے کیساتھ گنگناتی رہتیں۔ حتی کہ تمام بچے ناشتہ کر کے سکول چلے جاتے۔ یہ طریقہ وفات تک جاری رہا۔

امی جی نے بلا کا حافظہ پایا۔ ان کو ادبی ذوق بچپن سے تھا۔ حضرت اقدس کے کلام کا کافی حصہ زبانی یاد تھا۔ اس کے علاوہ کلام محمود اور درعدن کے چیدہ چیدہ اشعار بھی یاد تھے اس کے علاوہ میر۔ غالب۔ اختر شیرانی۔ اقبال اور تقسیم ہند کے پہلے کے مستند شعراء کا کافی کلام یاد تھا۔

طبیعت میں بلا کی ادبی بذلہ سنجی تھی۔ ہمارے گھر کا ماحول اس وجہ سے بڑا ادبی تھا۔ رات سوتے وقت اکثر بیت بازی ہوتی۔ جس میں ہم سب بہن بھائی ایک طرف اور بالمقابل امی جی اکیلی ہوتیں۔ اکثر جیت انہی کی ہوتی۔ میں بعض دفعہ ایک شعر کو دو تین دفعہ الٹ پلٹ کر پڑھ دیتا تو تصحیح کر کے صرف مسکرا دیتیں۔

اپنی معدہ کی طویل علالت کی وجہ سے سخت لاغر ہوگئی تھیں۔ تب حال پوچھنے پر موقع کے مناسب حال شعر پڑھتیں۔

نومبر ۱۹۹۰ء میں ان کا معدہ کا آپریشن تجویز ہوا۔ اباجی جو تقریباً ہر جمعرات کو آفس اٹینڈ کر کے آجاتے اور پھر ہفتہ کی صبح واپس ربوہ چلے جاتے۔ انہوں نے آتے ہی امی جی سے پوچھا کیا حال ہے" کہا

؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

والا معاملہ ہے۔

امی جی بہت متوکّل تھیں اگست کے دن ۱۹۴۷ء کا دور تھا حضرت امام جماعت الثانی اللہ ان سے راضی ہو نے مکرم مرزا عبدالغنی صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کو دفتر خزانہ لاہور میں کھولنے کا ارشاد فرمایا تو انہوں نے میرے والد محترم کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی درخواست کی جسے حضور نے منظور فرمایا مکرم مرزا عبدالغنی صاحب نے اباجی کو فرمایا میں تو ابھی بذریعہ ہوائی جہاز لاہور حضور کے ارشاد پر جا رہا ہوں آپ کل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالےٰ ان سے راضی رہے) سے بعد نماز فجر ہدایات لے لیں۔

مکرم والد صاحب دوسرے دن حسب ہدایت حضرت میاں صاحب کی خدمت میں علی الصبح حاضر ہوئے اور اندر چٹ بھجوا دی کہ انکے لئے کیا ارشاد ہے۔ جس پر انہیں یہ حکم ملا کہ جہاز تیار ہے آپ دس سیر وزن کا ریکارڈ اپنے ساتھ لے لیں جس سے آپ لاہور میں خزانہ کا کام شروع کر سکیں۔ خدا حافظ۔ والد صاحب اس پر گھر بھی نہیں گئے جو قریب ہی تھا۔ اور پہرہ دار خزانہ کو کہا کہ "میرے گھر اطلاع دے دیں مجھے فوری طور پر لاہور جانے کا ارشاد ہے۔ خدا حافظ زندہ رہے تو ملیں گے" امی جی کا بیان ہے کہ مجھے جب یہ پیغام ملا تو سخت پریشان ہوئی اس لئے کہ ہمارا مکان چونکہ بیت اقصیٰ کے قریب سکھوں کی گلی میں واقع تھا جن کی مخالفت اب واضح طور پر سامنے آچکی تھی۔ مگر یہ خیال کر کے کہ حضور کے حکم پر انہیں اس پُر خطر وقت میں لاہور بھیجا گیا ہے تو اب اللہ تعالیٰ ہی ہمارا حافظ و ناصر ہے۔ وہ خود ہی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ڈٹ گئیں۔

۴۷ء کا پر آشوب دور۔ زمین لہو لہو تھی۔ امی جی جو ڈٹ گئیں تو پھر اللہ تعالےٰ نے بھی ایسے انتظامات کئے کہ سب کچھ آرام سے ہو گیا۔ حضور نے کمال شفقت سے پاکستان جانے والے ایک ٹرک میں ان کے لئے ایک سیٹ مختص کر دی۔ امی جی نے اس نشست پر جہاں اپنے بچوں کو جو اس وقت تین تھے جگہ دی۔ وہاں اپنی سہیلیوں کی جوان بچیوں کو بھی ساتھ رکھا۔ قادیان سے کسمپرسی کی حالت میں چلتے وقت صرف اپنی سلائی مشین ساتھ لا سکیں۔ ہاں اس کے ساتھ چند ادبی پرچے اور پرانی ادبی کتب بھی ساتھ لے لیں۔

گھر میں بچوں کی نگہداشت پر سختی سے عمل ہوتا تھا۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو دن رات کا فرق ختم ہو جاتا۔ ۶ سال کی عمر میں سخت بیمار ہو گیا۔ مجھے فضل عمر ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ وہاں دن رات جاگنے کے بعد خود بھی بیمار ہو گئیں اور انہیں بھی ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ بعد میں ایک دفعہ مجھے بتایا کہ میں تو شاید تبھی وفات پا جاتی مگر میں نے سخت دعا کی کہ اے میرے پیارے اللہ ابھی تو میرا احسان بہت چھوٹا ہے۔ اس کا کیا بنے گا۔ اس پر میرے اللہ نے میری سن لی۔

امی جی کو تعلیم حاصل کرنے کا جہاں خود شوق تھا وہاں میاں پر اور اولاد پر بھی اس کا اکثر اظہار رہتا۔ مجھے یاد ہے کہ اباجی کو بی۔ اے کے امتحان پر آمادہ کیا۔ اور جب اباجی پاس ہوئے تو جو بھی مبارک باد دیتا بہت خوش ہوتیں۔ اباجی مذاق میں کہتے "پاس تو میں ہوا ہوں" امی جی فرماتیں "کہا تو میں نے ہی تھا" میری ساری بہنیں ڈبل گریجوایٹ ہیں۔ اور بڑے بھائیوں نے دو سے زائد ایم۔ اے کئے ہیں۔ خاکسار کی تعلیم جب مکمل ہوئی تو یہی قلق تھا کہ اب ایم بی بی ایس سے آگے پڑھو۔ اللہ توفیق دے۔

شروع سے ہی خود انحصاری کی عادت تھی۔ اگر گھر میں کوئی چیز نہیں ہے تو ہمسائے سے نہ مانگو اللہ سے مانگو۔ اباجی کو سلسلہ کی خدمت کرنے میں شروع میں جو مشاہرہ ملتا تھا بس اتنا ہی ہوتا کہ بمشکل گذارہ ہوتا۔ اس پر اباجی چندے تنخواہ گھر لانے سے پہلے ہی ادا کرتے تھے۔ (اب بھی ایسا ہی ہے) امی جی اس قلیل مشاہرہ میں ہی گذارہ کر لیتیں۔ اور اس میں سے بھی بچت کرتیں۔ اسی بچت سے ہمیں پڑھایا۔ سب کی عزت کے ساتھ شادیاں کیں۔ دنیاوی تمام لوازمات جو گھر کے ہوتے ہیں آہستہ آہستہ کر کے سب مہیا کئے خرچ کرتے میں ہمیشہ اولاد اور پھر خاوند کی ذات کو مقدم رکھا۔ اپنی ذات پر دھیلا بھی نہیں خرچ کیا۔ بعد میں بچے بڑے ہوئے اللہ تعالےٰ نے سہولت بھی دی مگر اپنے سوٹ کیس میں صرف چند سوٹ ہوتے۔ باقی جو بھی اچھا کپڑا ملتا بیٹیوں یا بہوؤں کو دے دیتیں۔ یا پھر گھر میں کام کرنے والوں کو۔

حضرت اقدس کے خاندان سے والہانہ لگاؤ تھا۔ قادیان میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی ۱۹۴۰ء کے الیکشن میں بہت کام کیا۔ پھر جب ربوہ کی بنیاد رکھی گئی تو دن رات جماعت کے لئے کام کیا۔ شروع ہی سے جماعت کے ہر قسم کے چندوں میں تحریک میں بالالتزام حصہ لیا۔ اپنی وصیت ۱۹۳۹ء میں کر دی۔ اور وفات سے قبل تمام رقم بیباق تھی۔

حضرت اقدس کے خاندان کے ساتھ خاص انس تھا۔ حضرت آپا مریم صدیقہ۔ حضرت مہر آپا سے ملاقات کو جاتیں تو کوشش ہوتی کہ بچیاں بھی ساتھ جائیں۔ حضرت منصورہ بیگم حرم حضرت امام جماعت الثالث سے بہت محبت تھی جس کا اکثر تذکرہ کرتیں۔

سلسلہ کے ائمہ کے ساتھ لگاؤ ہونا تو ہر احمدی کے لئے طبعی امر ہے حضرت امام جماعت الثالث نے ایک دفعہ فرمایا۔ "ہم تو ایک دھتکاری ہوئی جماعت ہیں ہمارا ہتھیار تو صرف دعا ہے" بارہا اس فقرہ کا اپنی اولاد سے ذکر کرتیں۔ اور رو رو کر دعا کرتیں کہ خدا جماعت کو مصائب سے نکالے۔ میں تعلیم کے دوران جب بھی کبھی غیر از جماعت طلباء کو لے کر حضرت صاحب الثالث کے پاس لایا۔ تو امی جی کی پوری کوشش ہوتی کہ وہ ہمارے گھر سے کھانا کھا کر جائیں۔ ان کے اس حسن سلوک پر وہ دوست اتنے اچھے دوست بنے کہ امی جی کو انہوں نے ہمیشہ والدہ کی جگہ سمجھا۔ ابھی بھی میرے غیر از جماعت دوست متواتر تعزیت کے لئے ربوہ آ رہے ہیں۔ اور سب نے بہشتی مقبرہ جا کر دعا کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تعلیم کے دوران تقریباً کوئی نہ کوئی جماعتی عہدہ یا احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کا عہدہ دار رہا۔ ان دنوں میں ہمارے طلباء کے امور کے انچارج حضرت صاحب رابع تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تائید و نصرت کرے۔

ہم طلباء جہاں طلباء کے امور پر حضور سے مشورہ لیتے وہاں کبھی کبھار اچھے اشعار کا بھی تبادلہ ہوتا۔ ایک دفعہ گھر میں میں نے غالب کے چند اشعار پڑھے تو امی جی نے حیرت کے ساتھ پوچھا تم نے غالب کا کلام کب پڑھا۔ میں نے بتایا کہ یہ شوق مجھے اس لئے ہوا کہ ہمارے میاں صاحب (حضور ایدہ اللہ) کو غالب کے اچھے اشعار کا بہت شوق ہے۔ اور کافی کلام زبانی آتا ہے۔ اس پر امی جی کی خوشی دیدنی تھی۔ اس کی وجہ میرے نزدیک یہی ہے کہ جہاں وہ خود ادبی ذوق رکھتی تھیں وہاں پسند بھی کرتی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ امامت کی مسند پر رونق افروز ہوئے تو امی جی نے مجھے بہت محبت سے ایک دفعہ فرمایا "احسان اب تمہارے میاں صاحب (حضور ایدہ اللہ) امام جماعت ہو گئے ہیں" گھر میں میں حضور کو میاں صاحب کہا کرتا تھا۔ پھر ایک حضور سے ملاقات پر حضور نے اس خاکسار کی درخواست پر اس کو ایک تصویر اپنے ساتھ بنوانے کی اجازت دی۔ امی جی نے وہ تصویر مجھ سے لے لی۔ اور آج بھی یہ تصویر ان کے ذاتی پرس میں موجود ہے۔

امی جی نے دعا کو ہمیشہ اپنا ہتھیار قرار دیا۔ میری تعیناتی شروع میں ایک گاؤں میں ہوئی۔ تقریباً ۶، ۷ ماہ بعد میں نے ایک دن اس خواہش کا اظہار کیا کہ یہاں سے تبدیلی ہو جائے۔ امی جی سے درخواست کی کہ دعا فرمائیں۔ ۲ دن کے بعد فرمایا اب جاؤ کوشش کرو۔ ہفتہ کے اندر اندر ٹرانسفر میری حسب منشاء ہو گئی۔ اس کے علاوہ بھی جب ضرورت پڑی۔ ان کی اور اباجی کی دعاؤں کے سہارے کام ہوتے رہے۔

عرصہ ۲۰ سال سے بلڈ پریشر کا عارضہ تھا۔ بعد میں معدہ میں السر ہو گیا۔ زیادہ صحت مند تو وہ کبھی نہ تھیں۔ مگر اب کمزوری دن بدن بڑھتی گئی۔ نومبر ۱۹۹۰ء میں معدہ کا بائی پاس ہوا۔ مگر کینسر کو نہ چھیڑا گیا کہ اس طرح وہ جلد پھیلتا ہے۔

ان حالات میں بھی گھر میں جو مہمان ان کی بیمار پرسی کے لئے آتے ان کا بہت خیال ہوتا۔ بار بار پوچھتیں سب نے کھانا کھا لیا ہے؟ سب نے چائے وغیرہ پی لی ہے؟

وفات سے قبل جہاں اپنی وصیت کی رقم بے باق کر دی تھی وہاں اپنے تجہیز و تکفین کے لئے اپنی الماری میں رقم رکھ دی تھی۔ مزید یہ کہ کچھ رقم الگ کر کے رکھی تھی کہ میری وفات پر جو مہمان گھر میں آئیں ان پر خرچ کی جائے۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وصیت ۱۹۳۹ء میں ہی کر دی تھی۔ جنازہ بیت الاقصیٰ میں پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

اللہ ہمیں اپنی امی جی کی نصیحتوں پر چلنے کی توفیق دے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہماری بنیادی تربیت ایک عظیم ماں نے کی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۷۴ میں عطیۃ القدوس قانتہ بنت محمد اعظم اکسیر قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۷۱ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عطیۃ القدوس قانتہ کوارٹر نمبر ۷۱ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اعظم اکسیر والد موصیہ وصیت نمبر ۱۷۲۷۹۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوفی خدا بخش عبد زیروی ولد گوہر دین دار النصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۵ میں عباس احمد نظام ولد محمد احمد نظام قوم راجپوت پیشہ فریج مکینک عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۷ گولبازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر ۱۲/۷ گولبازار ترکہ والد مالیتی پانچ لاکھ روپے جس کے شرعی وارث والدہ صاحبہ چار بھائی تین بہنیں ہیں۔ (۲) رنگین ٹی وی ۲۰" مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔ (۳) کار ٹویوٹا کرولا ماڈل ۸۳ء مالیتی ۴۰،۰۰۰/- روپے۔ (۴) سرمایہ دکان ۲۰۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۶۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عباس احمد نظام ۱۲/۷ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ حفیظ اللہ ولد اللہ رکھا کوارٹر نمبر ۶۸ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹۔

مسل نمبر ۲۸۱۷۶ میں عابدہ منصورہ زوجہ عبد السمیع صاحب وڑائچ قوم جٹ جھٹ پیشہ لیکچرار عمر ۲۴ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۸-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۳۲۰۰۰/- ہزار روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۲۴۰ گرام مالیتی ۷۰۵۶۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۸۵ + 619 روپے ماہوار بصورت ملازمت و بصورت کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عابدہ منصورہ ۲۹/۵ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد السمیع وڑائچ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد والد موصیہ

مسل نمبر ۲۸۱۷۷ میں عطاء الرحمٰن بشر ولد عبد الرؤف صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۰۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت عارضی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عطاء الرحمٰن بشر کوارٹر نمبر ۲۰۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الرؤف والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ انتخاب احمد ولد شریف احمد دار الرحمت غربی ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ ہفتہ کے روز صبح سویرے کراچی میں مختلف مقامات پر بم کے سات دھماکے ہوئے جس کے نتیجہ میں ۴۴ افراد زخمی ہوگئے۔ اسی روز لاڑکانہ میں چھ اور خیرپور میں ۲ دھماکے ہوئے۔ مجموعی طور پر ۵۱ افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ کراچی میں سٹیل مل سٹاف کی بس۔ اور میرپور خاص میں تین گاڑیاں جلا دی گئیں۔ ان دھماکوں کا تعلق جیئے سندھ کی ہڑتال سے بیان کیا جاتا ہے اور ان میں دیسی ساخت کے بم استعمال کئے گئے ہیں۔

○ جیئے سندھ ترقی پسند محاذ کی اپیل پر دوسرے روز بھی اندرون سندھ مکمل پہیہ جام ہڑتال رہی بنک اور سرکاری دفاتر پولیس کے بھاری دستوں کی نگرانی میں کھلے رہے لیکن حاضری بہت کم رہی۔

○ فیصل آباد ائیرپورٹ کے نزدیک ایک تیز رفتار بس نے تین بچوں سمیت پانچ افراد کو کچل دیا۔ تین افراد زخمی ہو گئے۔

○ سابق وزیراعظم غلام مصطفی جتوئی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے ایک سال میں مہنگائی آسمان پر پہنچ گئی ہے اور غریب کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ ریفرنس دائر کرنے کے متعلق انہوں نے کہا کہ موجودہ قانون ناقص ہے اگر وزیراعظم خود بدعنوانیوں کا مرتکب ہو تو وہ صدر کو ریفرنس کا مشورہ نہیں دے گا۔ حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ غلام مصطفی کھر نے پیپلز پارٹی کی قیادت سے بات کی ہے۔ مجھے ایسی کسی تحریک کا علم نہیں۔

○ وزیراعظم گزشتہ روز مولانا فضل الرحمن سے ملنے ان کے گاؤں عبدالخیل گئے۔ دوپہر کا کھانا ان کے ساتھ کھایا اور نصف گھنٹہ تک مذاکرات کئے۔

○ وفاقی وزیر بلدیات نے بتایا ہے کہ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ۲۵ دسمبر سے پہلے ہوں گے جبکہ سرحد سندھ اور بلوچستان میں انتخابات عیدالفطر کے بعد ہوں گے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہفتہ کی صبح کو کراچی سنٹرل جیل جا کر اپنے خاوند آصف زرداری سے ملاقات کی۔

○ سینیٹ کا ۳۳واں اجلاس گزشتہ روز شروع ہوگیا۔ اس اجلاس میں جو دو ہفتے تک جاری رہے گا۔ اہم قومی امور کے علاوہ کوآپریٹو سوسائٹیوں کا مسئلہ بھی اٹھایا جائے گا۔

○ اسماعیلی فرقہ کے روحانی پیشوا پرنس کریم آغا خان نے اسلام آباد میں صدر مملکت سے ملاقات کی۔ صدر نے ان کے اعزاز میں عشائیہ بھی دیا۔

○ راولپنڈی کی خصوصی عدالت نے بم دھماکہ میں ملوث افغان ایجنسی "خاد" کے ۵ ایجنٹوں کو عمر قید اور پچاس پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا ہے۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے گوجرانوالہ میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں آج جس طرح لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے اس کی مثال ۴۴ سالہ زندگی میں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران اقتدار کے نشے میں اندھے ہو چکے ہیں۔ انہیں نوشتہ دیوار بھی نظر نہیں آتا۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے بلوچستان کے وزیراعلیٰ سے ملاقات کے بعد کہا ہے کہ ہم تاج محمد جمالی کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ ان کا انداز سیاست مدبرانہ ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ وہ سیاسی اختلافات کے باوجود بیگم نصرت بھٹو کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

○ مسٹر غلام مصطفی جتوئی نے لاہور میں جمہوری پارٹی کے دفتر میں نوابزادہ نصر اللہ خان سے نئے سیاسی اتحاد کے بارہ میں بات چیت کی۔ بیشتر معاملات میں ان کے درمیان اتفاق رائے پایا گیا۔

○ حکومت پاکستان نے بابری مسجد کی بے حرمتی پر بھارتی حکومت سے احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ بھارتی حکومت اپنی ذمہ داری پوری کرے اور مسجد کا تحفظ یقینی بنائے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ پاکستان کو توڑنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور ملک کے لوگوں کو برادری ازم اور سنی شیعہ اور اہلحدیث کے نام پر لڑایا جا رہا ہے

○ جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل اور آئی جے آئی کے نائب صدر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ مجھے کسی خاتون کے سکینڈل میں ملوث کئے جانے کے در پردہ کوئی گہری سازش کارفرما ہے۔ جس کا بنیادی مقصد مجھے نفاذ شریعت کی جدوجہد کی "سزا" دینا ہے

○ محکمہ داخلہ کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے بنگلہ دیشی باشندوں کی تعداد ۶ لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے بھارت سے آنے والے ۲۵۰۰ روپے دے کر پاکستانی بن جاتے ہیں۔ غیر قانونی طور پر داخل ہونے والوں میں بھارتی خفیہ ایجنسی "را" کے اراکین بھی شامل ہوتے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ الجزائر کے دارالحکومت میں ۳ لاکھ افراد نے نفاذ اسلام کے لئے مظاہرہ کیا۔

○ ایک سوویت عہدیدار نے کہا ہے کہ روس پوری اپوزیشن کی نمائندگی چاہتا ہے اس لئے مجاہدین کے تمام دھڑوں کو دعوت دی گئی ہے اور امید ہے کہ افغان مجاہدین کا وفد ۱۰ نومبر کو ماسکو جائے گا۔

○ مجاہدین نے کابل پر راکٹوں سے حملہ کیا جس سے ۸ افراد ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔

○ بھوٹان نے سارک سربراہ کانفرنس میں شرکت سے معذرت کر لی ہے۔

○ جنوبی لبنان کے ۸ دیہات پر اسرائیلی طیاروں نے شدید بمباری کی ہے۔ اور ان دیہات کے مسلمانوں کو اپنے مکان خالی کر دینے کا حکم دیا ہے۔

○ زمبیا کے صدر کونڈا کو انتخابات میں شکست ہو گئی ہے اور ان کا ۲۷ سالہ دور صدارت ختم ہو گیا ہے۔ حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر چیلوبا اب صدارت کا حلف اٹھائیں گے۔

○ بی بی سی نے ایک تبصرہ میں کہا ہے کہ امن کانفرنس میں شرکت ہر فریق کی مجبوری تھی۔ کیونکہ اب عربوں کو روس اور اسرائیل کو امریکہ سے حمایت کی توقع نہیں رہی۔ کانفرنس کا ماحول کھچا کھچا تھا اور امریکی وزیر خارجہ ہیڈ ماسٹر لگ رہے تھے۔

○ مقبوضہ بیت المقدس میں فلسطینیوں نے جن میں زیادہ تر بچے شامل تھے۔ شہر کی گلیوں میں ایک جلوس نکالا جس کے بعد فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں میں جھڑپیں ہوئیں۔ اور اس کے بعد غزہ کی پٹی اور مقبوضہ مغربی کنارے میں کرفیو لگا دیا گیا۔

○ بابری مسجد میں مسلمانوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا ہے اور ہندوؤں نے مسجد کے اندر پوجا پاٹ شروع کر دیا ہے۔

○ اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے میڈرڈ میں ہونے والی امن کانفرنس ناکام ہو گئی ہے۔ اردنی وزیر خارجہ کامل ابوجابر نے کہا ہے کہ سہ روزہ مذاکرات سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اسرائیل چاہتا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کی قیمت صرف عرب ادا کریں۔ اردن اور لبنان کے وزرائے خارجہ اور فلسطینی نمائندوں نے کہا کہ مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کی واپسی کے بغیر کسی قسم کی کامیابی کے امکانات تاریک ہیں۔

○ بھارتی وزیراعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ بابری مسجد کے تنازعہ کا فیصلہ اگر بات چیت کے ذریعے حل نہ ہو سکا تو حکومت عدالتی فیصلہ کی حمایت کرے گی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خارش ہر قسم گرمی، گیس اور کمزوری کا خاتمہ
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ
نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مرگی، مالیخولیا، بواسیر، اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

خوشخبری
احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶ روپے فی کلو۔
گلشن بیکرز
نزد ایوان محمود ربوہ

پتہ